P1661

تلخیص
تاریخ بہادر شاہی

مرتبہ
مولوی مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب بی اے

مصححہ
مولوی غلام یزدانی ایم اے
ناظم آثار قدیمہ سرکار عالی

۱۹۲۷ء

منتخب التواریخ
الموسوم
تاریخ بہادر شاہی

میرے مکرم دوست مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے جنہیں مصوری، موسیقی، شاعری اور سارے زمانہ کے علوم و فنون کا شوق ہے۔ چند روز ہوئے مجھ سے جگ جیون داس گجراتی کی تاریخ بہادر شاہی کا ذکر کیا تھا۔ ڈاکٹر ریو نے متحف برطانیہ کی فارسی قلمی کتابوں کی فہرست میں اس تاریخ پر تبصرہ کیا ہے (ملاحظہ ہو جلد اول صفحات ۲۳۱ تا ۲۳۴) لیکن میری نظر سے کتاب کا کوئی نسخہ نہیں گزرا تھا۔ اس لئے میں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر اصل نسخہ یا اس کی نقل مجھے بھی دکھا دیجئے تو کمال عنایت ہوگی۔ چند روز بعد وہ کتاب کے اس حصہ کی جو اس کا لب لباب ہے نقل لے کر میرے پاس آ گئے۔ فرحت اللہ بیگ صاحب کے علمی شوق کے علاوہ دو باتوں کا میرے اوپر بڑا اثر ہوا۔ اول ان کی غیر معمولی ذہانت اور مہارت کا۔ جن اصحاب کو قلمی نسخوں سے اکثر کام پڑتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اصطلاحات اور غیر مانوس ناموں کا پڑھنا کتنا دشوار کام ہے۔ لیکن فرحت اللہ بیگ صاحب نے ناموں اور اصطلاحات کو اس صحت سے پڑھا ہے کہ میں دنگ رہ گیا۔ دوم کتاب کے اجزا نقل کرنے میں انھوں نے صرف ان ہی اوراق کو منتخب کیا جس کو ڈاکٹر ریو نے بھی کتاب کی اصل جان خیال کیا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب کی نظر سے ڈاکٹر ریو کا تبصرہ کبھی نہیں گزرا تھا۔

جگ جیون داس کے حالات کسی اور کتاب میں درج نہیں ہیں لیکن اس تالیف سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہویں صدی ہجری میں ۱؎ (یعنی شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں) اس کو شاہی ہرکارے کی خدمت سپرد ہوئی تھی۔ ہندوستان کے مغل بادشاہوں کی تاریخ کے بڑے ماخذ صوبہ جات کے وقائع نگاروں کے روزنامچے یا شاہی ہرکاروں کے بیانات ہیں۔ جگ جیون داس لکھتا ہے کہ اس خدمت پر مقرر ہونے کے بعد اس نے بھی واقعات کو قلمبند کرنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۱۱۹ھ میں مجھ کو بہادر شاہ کے دربار میں لاہور میں پیش کیا گیا۔ اور خلعت عطا ہوا۔ اس وقت میں دو برس سے لاہور میں وقائع نگاری کی خدمت پر ممتاز تھا۔

۱؎ یعنی اسمٰعیل صاحب مدظلہ العالی میر منشی کی خدمت پر ممتاز ہے۔

ہرکاروں کے تقرر کے وقت مستعدی وفاداری اور راستبازی کا ضرور خیال رکھا جاتا ہوگا۔ کیونکہ بعض اوقات نہایت اہم خدمات ان سے سرانجام پاتی تھیں مہتہ بنارسی کا شہزادۂ خرم کو جنیر میں جہانگیر کے انتقال کی خبر پہچانا اس وقت ضمناً میرے ذہن میں آگیا۔[1] بھنبر سے جنیر کا فاصلہ پندرہ سو میل کے قریب سمجھنا چاہئیے۔ بیس دن میں اس مسافت کو طے کرنا اس زمانہ کے ہرکاروں کی مستعدی اور ڈاک چوکی کے عمدہ انتظام کی دلیل ہے۔

کتاب کے اختتام پر جگ جیون داس کے نام کے ساتھ مہتہ کا لقب اور لفظ گوجر سے اس کی ذات کی تخصیص بھی کی گئی ہے۔[2] ڈاکٹر ریو نے اپنے تبصرہ میں مؤلف کو جگ جیون داس ولد منوہر داس گجراتی لکھا ہے جس کا ثبوت معلوم نہیں ہوتا۔ مہتہ کا لفظ جو آج کل ایک پارسی نام ہوگیا ہے۔ تین سو چار سو برس قبل گجرات اور کاٹھیاوار میں مثل راؤ ٹھاکر وغیرہ کے عزت کے واسطے استعمال ہوتا تھا۔ تاریخ میں بنارسی داس ہرکارے کے نام کے قبل بھی مہتہ کا اعزازی لقب درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی علاقہ گجرات کا رہنے والا تھا۔

کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کوئی بڑا عالم یا پایہ کا مورخ نہیں تھا لیکن بعض واقعات دلچسپی سے خالی نہیں۔ دیباچہ میں تالیف کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے۔

"بخاطر ناقص ایں خوشہ چین خرمن عنوری گزشت کہ اکثر اہل دانش تاریخ بادشاہان ہر دیار علیحدہ علیحدہ بطول کلام نگاشتہ اند۔ تا جامع تواریخ کہ مشعر احوال بادشاہان دہلی و گجرات و غزنین و سندھ و بہار و گلبرگہ و بنگالہ و جونپور وغیرہ ملک شرقیہ و حکام ملتان و دکھن کہ بہمنیہ و عادلشاہیہ و قطب الملکیہ و نظام شاہیہ و عماد شاہیہ و فاروقیہ جدا جدا حکومت کردہ اند۔ بعبارت موجزے نوشتہ۔ لہذا بقدر حوصلہ از تواریخ معتبر استنباط نمودہ بسلیقہ داشت و بقلم اختصار نگاشت۔ اگر منظور نظر صاحب نظراں گردد زہے سعادت است۔"

ایک اور مقام پر اس طرح لکھا ہے:-

"سود ایں سواد گو بہ سن یکہزار و یک صد و پنج ہجریہ مقدس۔ در سلک بندگی بندہائے درگاہ عالم پناہ افلاک یافتہ بخدمت ہرکارگی کہ عبارت از سوانح نویسی است، سربلند گشت۔ لہذا از ہماں ابتدا بقدر حوصلہ و عبارت مایقرئی تحریر احوال نصرت آل بہادر شاہی می نماید۔ و چوں خیال ہمہ ایں تحریر مصروف بہ تسوید مضامین مختصر است بنا برآں بطریق یادگار ریختے از ہزار کہ لابد نوشت

[1] جہانگیر کا انتقال ۲۸ اکتوبر علاقہ کشمیر میں ہوا۔ بنارسی کو آصف خان نے بھنبر سے شاہزادۂ خرم کو اطلاع دینے کے لئے روانہ کیا تھا۔
[2] اصلی عبارت بہ خاتمہ کتاب پر درج ہے یہ ہے "بتاریخ غرہ ربیع الثانی سنہ ۲۳ محمد شاہی روز پنجشنبہ با تمام رسید نسخہ تواریخ منتخب تصنیف مہتہ جگ جیون داس گوجر ہرکارہ بہادر شاہی۔

واہل مطالعہ را طول کلام تضیع اوقات نسازد و سوۂ آنقدر رکم کہ ہرچہ بجوید و نیابد بر سر سطور رہ مرقوم ساخت۔ العافیت بالعاقبت۔

مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے کتاب کے اُس حصّہ کو جو بہادر شاہ سے متعلق ہے پورا نقل کر دیا ہے۔ اور ہندوستان کے اور سلاطین کے احوال کے متعلق یہ توضیح کر دی ہے کہ کتاب میں کتنے صفحات اون کے ذکر پر مشتمل ہیں۔ علاوہ ازیں ان بادشاہوں کی تاریخ کے متعلق جو کچھ کتاب میں لکھا گیا ہے اُس کا نمونہ بھی پیش کر دیا ہے، علم دوست احباب کو مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا ممنون ہونا چاہئے کہ ان کی سعی سے اصل کتاب کی تلخیص جو اب تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔

غلام یزدانی

۸۶ھ

ذکر بهادر شاه

چون خلاصه تسوید سواد این بیاض که بیاض دیدهٔ اهل بصیرت است احوال فرخنده مآل و فتوحات مالامال حضرت خدیو گیهان خداوند زمان بادشاه بادشاهان ابو النصر سید قطب الدین محمد معظم شاه عالم بهادر شاه غازی است لهذا بقدر حوصله مفصل مسطور گشته. هژدهم ربیع الاول سنه پنجاه و یک عالمگیری فتح که فاتحه فتوحات غیبی بود نصیب اولیائے دولت قاهره گشت. و از غرهٔ ذی الحجه سنه مذکور سنه احد جلوس والا مقرر شد. میر بدیع الزمان مخاطب باهتمام خان ظل الله دین پناه ۱۱۱۸ تاریخ این فتح عظمیٰ یافته اگرچه اکثر صاحب طبعان و موزونان بقدر سلیقهٔ خود تاریخ نوشته اند اما مختصر و موزون و موقع و بجا چنان الفاظ هیچ یکے نشنیده. بیت

سخن را نگونه باید گفت پیش هر سخن سنجے
که بر گرد سخن گردد چو بر گرد سخن گردد

تفصیل این اجمال در اجلاس مذکور خواهد شد.

ذکر مجمل اولاد

حضرت خلد مکان عالمگیر بادشاه را در ابتدائے جلوس چهار پسر بودند. محمد سلطان. محمد معظم. محمد اعظم. محمد اکبر. چنانچه محمد سلطان در جنگ دارا شکوه و شجاع عمهائے خود ترددات نمایان نموده. بعد روزے چند بسبب اوضاع ناپسندیده در گوالیار محبوس گشته. پس از آنکه روئے خلاصی ندید عمر وفا نکرد. و پیام اجل را لبیک گفت. مراتب ولیعهد که قرین تقدیر بود و شایسته سریر سلطنت و جهانبانی محمد معظم عطا گردید و محمد کام بخش از بطن تمام پرستار اودے پوری محل متولد شد و محمد اکبر در سنه احد و تسعین والف بغی اختیار نموده بعد سرگردانی از ملک راجپوتیه بدکهن و از آنجائے با یران دیار رفت و همان جا ودیعت حیات سپرد. و محمد اعظم بعد شنقار کردن عالمگیر بادشاه برخلاف وصیت پدر بزرگوار ارادهٔ جنگ در سر نموده با افواج و توپ و توپخانه حضور عالمگیر بادشاه بحوالی اکبرآباد متصل جاجو آمده در تسع و عشر والف احدی ماتیه هژدهم ربیع الاول روز یکشنبه وقت یک گهڑی روز آخر از دست بهادران سپاه نصرت نشان هدف تیر و تفنگ گردیده سراو از نظر مبارک گذشت. و محمد کام بخش که از راه جنون و خود پسندی و ناکرده کاری

هدف تیر و تفنگ گردید و سر او از نظر مبارک گزشت. و محمد کام بخش که از راه جنون و خودپسندی و ناکرده کاری و ناعاقبت اندیشی قانع بر ملک دار الظفر بیجاپور نشده، گلبرگه را لوت کرده از آنجا بدار الجهاد حیدرآباد رسید و دعوی سلطنت نموده بود سوم ذیقعده سنه از جلوس مبارک شاه عالم بادشاه در میدان حیدرآباد که در نواح فرخنده بنیاد خطاب یافته نتیجهٔ جنون و خودپسندی یافت یعنی از ترده بهادران دستگیر شد و روز دوم بدار البقا رسید. تفصیل این اجمال در اجلاس مذکور خواهد شد.

ذکر امرائے که در قید با بهادر شاه سلوک کردند

اجتبیٰ خان عرف میر بدیع الزمان از اولاد که از اکابر عظام مشهور ایام در خطهٔ بهار تعلق شرقیه دیار است، نوکری سرکار جهان مدار آن زیبندهٔ سریر سلطنت فرازندهٔ چتر خلافت در ایام والا شاهی اختیار نموده در حالیکه کم عنایتی بادشاه عالمگیر بحال آن شایستهٔ افسر و دیهیم بسبب بعض امورات که بیان آن تحصیل حاصل است رو داده بود بمقتضائے شرافت و در هشت هزار سوار ملازم آن وقت بجان واحد عزم خدمت مصمم کرده لوازمهٔ فدویت بجا آورده تفصیل آن زیاده از آن است که از قلم توان نوشت در ایام سوالف و حال و استقبال خارج از احکام بشریت در غضب چنین بادشاه عالمگیر که زهر شیر آب می شود بمتانت منصوبه و صیانت تدبیر خود را در لشکر بادشاهی و جماعت کثیر شر و فساد روگردیده نمودن و منتظر وقت کار بودن، علی الدوام بلکه هر صبح و شام خبر خود رسانیدن و با حوال خیر مآل مطلع شدن، و فرمایش ابلاغ کردن و منصوبهٔ معاندان برهم زدن و در آنچه مرضی مبارک ایشان باشد بعمل آورده و خود را از دست مفسدان مامون داشتن و بخدمت قیام نمودن خالی از جوانمردی و فضل حق نبود. چون همت گماشت خدا به انجام برسانید و نقش فدویت و جان نثاری منقش خاطر فیض مظاهر آن برگزیدهٔ خلافت و جهانداری گشت از آنجا که شب هلال مبدل بصبح اقبال میشود. بعد هشت سال تفضل بادشاه عالمگیر شامل حال آن ولیعهد شد و غرهٔ شوال سنه یکهزار و یکصد و پنج روز عید مبارک در مسجد بیجاپور دست راست بادشاه عالمگیر نشسته نماز ادا کرده اند. و پنجم شهر مذکور بندگان جناب عالی متعالی برائے پرداخت و تزئین هندوستان بهشت نشان دستوری یافتند.

سرفراز شدن مصنف

مسوده این سواد در سنه یکهزار و یکصد و پنج هجریه مقدسه در سلک بندگی بندهائے درگاه عالم پناه افلاک مایه یافته بخدمت هرکارگی که عبارت از سوانح نویسی است سربلند گشت. لهذا از همان ابتدا بقدر حوصله و عبارت مایقری تحریر احوال نصرت مآل بهادر شاهی می نماید و چون خلاصهٔ این تحریر مصروف به تسوید مضامین مختصر است، بنا بر آن بطریق یادگار ریختهٔ از هزار که لابد دانست و اهل مطلب را طول کلام تضییع وقت نسازد و نه آنقدر کم که هرچه بجوید و نیابد مسطور رد

مرقوم ساخت ـ العافیت بالعاقبت ـ

تشریف فرمودن حضرت بسمت هندوستان و از آنجا بسیر و قت شهزادگی تان

نیز وقت میمنت قدوم و سعادت زمانیان که ترخیص بادشاهزادهٔ عزو علا برائے انضباط مهام صوبجات هند بهشت نشان و فتنهٔ اکثر اشرار که از گردش طالع پشت به قبله نموده رو به والی ایران و یار برده و خبر خروج او بسامع حضرت عالمگیر بادشاه رسیده و بجا لمر مبارک گزشت که سد او باید شد لهذا پنجم شوال سنه سی و هشت عالمگیری که خمس و الف واحدے مائة باشد رخصت فرموده اند از دار الظفر بیجاپور و درین بارش باران و شدت گل و لای کوچ کرده منازل و مراحل علی الاتصال نهم شوال سنه سی و نه عالمگیری داخل اکبر آباد شدند و سکان آنجا از ظلم و تعدی و اخذ و جبر مختار خان که در ینولا بخطاب خان عالم بهادر شاهی سرفراز دارد بستوه آمده و بنا بر زبونی نیت حاکم آنجا گرانی غله علاوه پریشانی سکنه و متوطنه شهر و ملک شده بود آنها بعدالت امان داده و بفضل حق که دائماً شامل حال فرخنده مآل آن شایستهٔ انسر و دیهیم است بجوش آمده دروازهٔ ارزانی بر روئے بندها مفتوح گشت بادشاهزادهٔ جهان و جهانیان نزدیک بسالے در بندوبست آن ملک و سیر و شکارگهات سامی و باری و طواف درگاه قدوة السالکین شیخ سلیم فتحپوری گزرانیده و اکثر روز جمعه برائے فاتحه حضرت اعلی که عبارت از شاهجهان بادشاه باشد در مسجد روضه ممتاز آباد تشریف می فرمودند ـ چون بیشتر کار پیشتر منظور است بنا بر آن پانزدهم ذی الحجه سنه چهل از اکبر آباد کوچ فرموده بست و دوم ذی الحجه سنه الیه لوائے جهان کشا در حوالی شاهجهان آباد برافراشتند و در هر منزل عدالت می فرمودند و مظلومان بداد برسیدند ـ درین ضمن خبر رسید که اکبر باغی بحوالی قندهار روئے ادبار آورده و تنبیه او امر مقدم بود پانزدهم محرم سنه ۴۱ از شاهجهان آباد نهضت فرموده دوم ربیع الاول سنه الیه داخل باغ فیض بخش معروف بشالامار شدند ـ در بیان لطافت و نزهت و طراوت ...... و متانت و صفائی عمارت و تزئین که اکثر کار لاجورد و طلائے و بلور و تراکم اشجار میوه دار و ترشح فواره و آبجوها و حوضها که ساون و بهادون و غیر آن نام دارند بلکه رنگ سبز ند قلم مقصور اللسان است ـ

روضه ملو نهرها سلسال ۔۔۔ دوحه شجع طیرها موزون
و آن پر از لالهائے رنگارنگ ۔۔۔ وین پر از میوهائے گوناگون

از سیاحان ربع مسکون شنیده شد که باین خوبی و آراستگی باغے دیگر نیست بست و چهارم ربیع الاول سنه الیه از آنجا کوچ کرده نهم ربیع الآخر سنه مذبور ظل عاطفت و عنایت بادشاهانه بر سکنهٔ ملتان مبسوط گردانیدند و چهاردهم طرف لاهور تشریف برده بست و سیوم جمادی الاول در آنجا رسیده طواف بزرگواران نمودند و بست و هفتم جمادی الآخر بزرگان

معاودت فرمودند و بکنار دریاے راوی چهاونی مقرر شد و مدتی در آنجا گذشت یازدهم ربیع الاول سنه [illegible] باز به پنجاب تشریف آورده بکنار دریا وصل اقامت انداختند اکثر براے نماز جمعه یا به تقریب فاتحه درگاه بزرگان در شهر نزول اجلال میفرمودند. باین دستور مدتی سپری شد و زمینداران آن نواح از قبیل غازی خان بلوچ و اسمٰعیل خان و مارسنگه بروہی و خان زمان لوہانی و سعادت ...... ترین زمیندار توشنج و مستنگ که سرحد قندهار است و از ین هر کدام اهل الوس و صاحب جمعیت هزارها سوار و پیاده اند توسل با ریابان درگاه و ارسال عرضداشت نموده به حصول حکم ملازمت شرف سعادت حاصل کردند و پیشکش مقرر ادا نمودند. چون زمینداران سرحدی اند محلکاے سد راه باغی واده بعنایت بادشاهانه سرفراز گشته بتعلقه خودها دستوری یافتند و چون از روے وقائع حقیقت برحمت حق پیوستن امیرخان صوبه دار کابل معروض اقدس گشت بمجرد استماع بملاحظه اینکه ملک کابل سرحد ایران و توران و یاراست خالی نتوان گذاشت عرضداشت بحضور والا نموده انتظار جواب نکشیدند و پنجم ذی الحجه سنه [illegible] از ملتان براه گهات جیلی عبور دریاے راوی فرموده کوچ بکوچ بسر ملک جهنگ سیال معاره کرجناک بیست دوم ربیع الاول سنه الیه نزول اجلال بر دریاے اتک شد و چهاردهم ربیع الآخر سنه الیه داخل باغ ظفر واقع پشاور شده و دوم جمادی الاول سنه [illegible] از آنجا کوچ فرموده براه خیبر که دره دشوار و سخت تعین راه است و افغانان قوم بواری و اپرک زئی و میمند ابادی ازند والوس کلان ناست و دائم کج فهمی و خلاف اندیشی خاصه آنها شده آمده متوجه جلال آباد شدند بفضل خدا و اقبال عدو مال شاهنشاه زمان جمیع الکان الوس دار بوساطت گنج علی خان ملازمت نموده و خدمت بجا آورده و لشکر فیروزی اثر به امن و امان سوم جمادی الآخر سنه [illegible] داخل جلال آباد شد. کلانی دانه و سرخی و شیرینی و سیرابی انار و باریکی پوست آن چه بیان نماید که در شیرینش لب و زبان بنداست. هفدهم شوال سنه [illegible] براه جگدلک که از جمله قوم افغان الوس کلان از چهار خیل جا بجا بردا شته طور مردم کوچی یعنی بیکجا قائم مقام آنها نیست. روزے بجائے و شبے بمکانے سکونت میکردند آباداست، متوجه کابل شدند. چهارم ذی الحجه سنه الیه خطه دلکشاے کابل را بفر قدوم میمنت لزوم زیب و زینت بخشیدند، از خنکی هوا و فراوانی میوه از قسم انگور و سیب و ناک و شفتالو و زرد آلو و کیلاس و آلوبالو و آلوچه و سرده و تربز. چار یکارچه نویسد که و فور از حد گذاشته و همچنین آب خنک سریع الهضم در هیچ جا نیست و میوه در دوکان و در سر بازار بلکه در جنگله و دامن کوه چون علوفه بے دود توده توده افتاده و هیچکس براے خوردن میوه به میوه زار مزاحم نیست و در شهر براے یکدام آنقدر ارزش دارد که آدمی شکم سیر میخورد در چنین ملک راحت قریب بیک سال تابستان در کابل و زمستان در جلال آباد و پشاور در دور دهو که گرم سیر داست لواے معدلت برافراخته مرتبه اول براه خیبر و مرتبه دوم براه هزاره درخت رفته براه قرل و غزنین بکابل تشریف آورده و مرتبه سیوم براه خیبر از کابل شده به استقرار آمده چهاونی فرمودند و باز سیر کوهات تعلقه پایان بنگش و دیه شنج با لابنگش و زیران شلوار و کرمان

نموده ودره خذران و سه چوبه و حصارک دیوار وغیره طے کرده و وجب زمین نمانده که پئے سپر موکب جلال گشته
هم چنین هشت مرتبه سیر کابل فرموده هژدهم شعبان سنه عالمگیری به جمرود تشریف آورده بودند که در ماه ذی الحجه
پنجاه و یک خبر انتقال کردن عالمگیر بادشاه در احمد نگر واقع ممالک دکن رسید و چهارم محرم سنه الیه از آنجا کوچ کرده
پانزدهم شهر مذکور عبور دریائے اٹک فرمودند۔

بہشت نصیب شدن حضرت عالمگیر و باز گشتن بهادر شاه از کابل بسمت شاهجهان آباد

بست و هشتم شهر ذیقعده ۱۱۱۸ه روح اقدس عالمگیر بادشاه بسیر روضهٔ رضوان تشریف فرموده در پشاور
خبر به وقت التاج خلافت فراز مندهٔ چتر سلطنت رسید و از راه رشادت و اعتقاد که در خدمت پدر بزرگوار داشتند
باور نکرده حمل صعوبت بیماری نمودند بعد از آنکه مکرر این خبر سامع افروز مبارک گشت لوائے جهانکشا بصوب دار السلطنت
لاهور برافراختند و کوچ بکوچ بر دریائے سنده که مشهور به اٹک است نزول اجلال فرمودند۔ ع

همچنیں آبے که مرغابی در و ایمن نبود

هیچ گیاه سبز از تیزی و جلدی آب چهار پاره می نمود و از صعب و عمق آب و صعوبت سنگهائے کناره که
کوه شمال بهمالیه و کمالیه انداو هام سیاپهائے را عبور از آں دشوار تا بمقتضے چه رسد. بمقتضائے درستی نیت
آں برگزیدهٔ حق آب کم شده از چهار ده کشتی پل بسته بمعیت جمعیت و توپ و توپخانه در اسرع الحال عبور فرمودند
پانزدهم ماه محرم سنه مذبور نا صر مبارک که در یتولا بخطاب دریا خان سرفراز ست تخت و چتر ملک در آورده از نظر
مبارک گزرانید همچنیں از دریائے جهلم و چناد (چناب) که پیش از نزول رایات آسمان فرسا منعم خان خطاب
به جمدة الملک مدار المهام معظم خان خانخاناں بهادر ظفر جنگ وفادار پل تیار کرده بود عبور فرموده رعایائے گجرات
شاه دوله درویش را که از تعدی ابو القاسم فوجدار آنجا دلریش بودند عزل خدمت و رساندن خفه بآن ظالم
واجب السیاست مرهم عدالت پاشیدند و آں طائفه داور رس بد عائے حق رس دست انابت بامید اجابت بدرگاه
مستجیب الدعوات بر داشتند و نتیجه آں بظهور رسید۔

شهاں را عدالت عبادت بود　　برآرنده حاجت عبادت بود
خواهی چو نجات از ملامت　　با خلق خدائے کن عدالت

مکرر ایں مقدمه در لاهور برائے بندوبست و اکچوکی (ڈاک چوکی) و ضبط انجا راندمدت دو سال
رسیده بود آں طرف ایمن آباد شرف از ملازمت سراپا سعادت حاصل نمود و بعنایت خلعت سرفراز گردید۔ چهل و دوم
ساعت سعد بوده در منزل پل شاه دولا که دوازده کروه غربی لاهور است بدستور و آئین تخت فرخنده بخت ابغر

قدوم میمنت افتخار بخشیدند ـ بیت

بنازم بخت تختے راکه برصدرش گرفتی جا
ببوسم دست شخصے راکه چترت راکند برپا

منعم خاں با بندہاے عقیدت آنصوب سعادت ملازمت دریافت واز ہماں روز شروع بعنایت خطاب به بادشاہزادہاے جہاں وجہانیان وامراے عظیم الشان بادشاہی وبندہاے والاشاہی واضافه ہاے مناصب ودیگر رعایت ہاکه درعہد بادشاہان سوالف عشر عشیر آں نبود مبذول گردید ـ

نوشتن وصیت نامه به برادران

ازانجاکه حق شناسی وصواب اندیشی ورفاہ عام دایم مطمح خاطر فیض مظاہر است وحضرت خلد مکان نیز نظر بررفع شرکه ناحق قتل بندہاے خدا رو ... دہد وصیت نامه بنام ہرکدام بادشاہزادہ بتقید تقسیم ملک نوشته فرستادہ بودند بنابرآں یکے از بندہارا با فرمان قضا جریان مشتمل بر وصیت نامه نزد محمد اعظم شاہ روانه فرمودند که اگر برین طریق معامله نمائید بہتر والا مظلمه بگردن او وہرچه خواہد دید از خود خواہد دید چوں مشیت الہی چنیں بود نصائح سودمند نیامد وحرص لاینفع راکار فرمودہ جوابے که اہل عقل نپسندد ونوشت جمعیت بادشاہانه تاب نیاوردہ پیشتر کوچ فرمودند بتاریخ سوم ماہ صفر سنه احد شاہ عالمی سایه نزول برفرق سکان لاہور انگندہ متوجه شاہجہاں آباد شدند ودر ہر منزل دیوان عام وخاص بعدالت می فرمودند ومظلومان بداد میرسیدند ومردم بخطاب واضافه سربلندی می شدند وخزائن از ہرطرف میرسید وبانعام واکرام ونگاہداشت مردم جدید وتنخواہ مواجب نوکران قدیم صرف میکردند بیست وپنجم صفر سنه الیه ازراہ خاں زمان بہادر بطرف منعم خاں بشاہجہاں آباد رخصت یافت واستمالت قلعدار وناظم آنصوبه که محمد یار خاں پسر معتقد خاں عرف ہمن یار خان است نمود وروز سوم که بیست وہشتم شہر مذکور باشد سرادقات جاہ وجلال حوالی برافراشته شد وبعد فاتحهٔ درگاہ قطب الاقطاب حضرت خواجه قطب الدین قدس سرہ ودیگر بزرگان بربارہ بلیه دائرہ شدہ ہمچنیں کوچ به کوچ به اکبرآباد تشریف آوردہ باقی خاں قلعدار آنجاراکه مصلحتاً ملازمت شاہزادہ عظیم الشان بہادر نکردہ شوخی درچشم مردم ظاہر بیں نمودہ بود بوساطت خان زماں بہادر طلبیدہ بعد تسکین ہمانجا گذاشته شد وخزائن ہرقدر که مطلوب شد از قلعهٔ اکبرآباد گرفته زرفشاں باجمعیت نمایاں که قریب دو لک سوار باشد متوجه پیشتر شدند وشاہ عظیم الشان که قبل از دوماہ به بنگاله آمدہ منتظر تشریف رایات عالم آرا اقامت گرفته به نگاہداشت جمعیت وافرہ وبندوبست ملک اکبرآباد وانسداد راہ عبور مخالفان پرداخته بودند بدریافت نعمت ملازمت ولی النعمت سعادت حاصل کردند وحضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی از کمال مہربانی .... دادہ در بغل گرفتند وبنا

قدمبوس و عطائے خلعت و جواہر و نقد و جنس سرفراز فرمودند۔

رسیدن محمد اعظم

در اکبرآباد خبر رسید کہ محمد اعظم شاہ احمال و اثقال را در گوالیار گذاشتہ و پردہ نشین سلطنت و جہانبانی نواب زینت النسا بیگم را کہ در زیر لاانجطاب بادشاہ بیگم امتیاز یافتہ و امیرالامرا عرف اسد خاں را کہ خطاب نظام الملک آصف الدولہ سرفرازی دارد در آنجا نگاہداشتہ جلد بشتاب بہ دریائے چنبل رسید و محمد بیدار بخت و والاجاہ پسر و ذوالفقار خاں پسر اسد خاں و خانعالم و منور خاں پسران شیخ نظام دکنی و رام سنگہ ہاڈہ و راؤ دلپت بندیلہ و دیگر فوج جنگی رکاب حضرت خلد مکاں و توپخانۂ حضور و کہن و نوکران پرورده چندیں سالہ خود کہ بلاغت و گذاف عمرے بسر بردہ بودند مجبور نمودہ حضرت بدولت و اقبال حکم قضا تشیم فرمودند کہ جمعیت را موافق ضابطۂ مقررہ توزک دادہ بتجمل و تحمل پے بہ مقصود شوند۔ چنانچہ لشکر منصور بر فاصلۂ چہار کروہ از دائرہ مخالفان رفتہ فرود آمد۔ و چون قرار بر بود کہ اول سوال چیرہ دستی کہ باعث ظلمہ باشد از آں طرف شود۔ جواب مردم نادان را زبان ستان جانستان و دوم فیشر جوہر دار باید داد یورش نشدہ۔ والا ہماں روز تنصیل میگردید پاسے چند از حیات آناں باقی بود و آں روز توفیق مقابلہ رفیق آنہا نشد و ناگاہ ہماں شب کہ پاس آخر بود ہرکارہا خبر رسانیدند کہ مخالفان پشت لشکر ظفر پیکر دادہ طرف اکبرآباد روانہ شدند۔

جنگ محمد اعظم و نصرت یافتن بہادر شاہ

حضرت قدر قدرت باستقلال تمام صبح آں روز کہ نسائم فتح و فیروزی بمشام بہادراں میرسید رو گردانی و مخالفاں از میداں گیرو دار شگون نصرت و بہروزی شد نماز ادا کردہ تیگاوری سوار شدند چوں قیاس جنگ و ارادہ تاختت نبود متصل جاجو ڈیرہ افراشتن و روز دوم بہ اکبرآباد رسیدن حکم بصاحب اہتمامان توپخانہ شد و خود بدولت کہ توجہ تمام بشکار داشتند بہ قراولان رہبر متوجہ بمنزل بودند و دریں ضمن کہ نصف النہار باشد خبر رسید کہ محمد اعظم و پسرانش با فوج سنگیں بر بسر رفاقت جاہ و جلال کہ متصل جاجو حسب الحکم والا برافراشتہ شدہ رو آوردہ و بعضے دکنیاں کہ خونریز شدہ بود باتفاق ...... بعض مغلیہ فوج دست غارت دراز کردہ و علی الاتصال کن خبر رسید کہ بادشاہزادہ جہان و جہانیاں شاہ عظیم الشان بہادر و خان زماں عرف منعم خاں و خانہ زاد خاں عرف نعیم خاں و سید عبداللہ خاں عرف حسین علی خاں رسیدہ شروع بجنگ تیر و تفنگ نمودہ اند۔ حضرت ظل سبحانی بی سیچ و متردد نشدہ بعزم و وقار فوج جرنغار و برنغار و ہراول و چنداول ترتیب دادہ اول بادشاہزادہ وکلاں جہاندار شاہ بہ

عرف محمد فخر الدین را تعین فرمودند. بعد آزاں بادشاهزاده رفیع الشان بهادر را با فوج دست راست که میمنه باشد و بادشاهزاده جهانشاه بهادر عرف محمد خجسته اختر را با فوج التمش و اجتبی خان عرف میر بدیع الزمان داروغه چوکی خاص و مخلص خان عرف محمد بیگ و رضا بهادر عرف محمد اصلح را رخصت به تنبیه آنها فرمودند و خود بدولت و اقبال بر فیل کوه مثال سوار شده متوجه گردیدند تردداتِ بهادران ظفر فرجام بسرکردگی بادشاهزاده عظیم الشان بهادر...... که حملهٔ رستمانه نموده چناں از هر چهار طرف قبل کرده..... گریز نماند و بضرب توپ و تفنگ و دست اندازی ......خون آشام دود نخوت از دمار روزگارش برآوردند و چون شکست نصیب او بود باد تند طمانچه ید فنا بر روے مخالفاں زد. خانعالم و منور خان پسران شیخ نظام حیدرآبادی که بعد تسخیر دار الجهاد حیدرآباد به بندگی درگاه عرش اشتباه آمده اول مضرب خان بعد از آنکه سنبهای شقی پسر سیواجی ملعون دستگیر او شد بحضور پرنور حضرت خلد مکان آورده بعنایت خطاب خان زمان بهادر سرفراز گردیده بود و رام سنگه پسر کشور سنگه هاده زمیندار کوته و راؤ دلپت بوندیله در یک حمله بقتل رسیده و ذوالفقار خان بهادر و خدا بنده خان سامان عهد حضرت خلد مکان زخم برداشته رو بفرار کردند و از مجاهدان فتح و نصرت یار خان ملازم سرکار بادشاهزاده عظیم الشان بهادر و تهور خان عرف نامدار بیگ نواسهٔ عنایت خان دیوان صوبه عهد عالمگیری و سلطان خویشگی و حمید الدین خان بهادر و تربیت خان داروغه توپخانه به شهادت پیوستند و خان زمان خان بهادر که الحال بخطاب جملة الملک مدار المهام برافراشته شد و بخشی الملک خانه زاد خان که خطاب خان زمانی یافته و دیگر بندها مثل سید عبد الله خان وغیره مجروح گشته و اکثر مردم بکار آمده چنانچه لازمه سپاهگری است جوانمردی بجا آوردند وقت دو گهڑی روز باقیمانده محمد اعظم و بیدار بخت شربت فنا نوشیدند و والاجاه از مورچل خاص چوکی زخمی رفته در اکبرآباد به رفاقت پدر و برادرش شتافت و پسر مطلب خان که درینولا خطاب که مطلب خان یافته است در مورچل خانه خاص چوکی از فیل فرود آمده و رستم علی خان عرف محمد رستم پسر غضنفر خان سر محمد اعظم را آورده از نظر مبارک گزرانیدند. نوبت شادمانی و طبل فتح جاودانی بلند آوازه گشت.

جلوس حضرت بهادر شاه

نهی عهد امن مهد که جهاں در نماز است و جهانیاں در نیاز و از لیل و نهار ساعتے نیست که سوائے عدالت و عبادت و تدبیر لوازم و تقدیم نظام امور مملکت مصروف باشد و قضیه و مقدمه نخواهد بود که از غیب دانی و معامله فهمی و دریافت تقریر و اظهار مستغیث پوشیدهٔ جناب قدسی باشد و صدق و کذب مبرهن نگردد و چون مرضی مقدس مصروف به آں رفت که جمیع امور ملکی و ملی مطابق امر شریعت غرا و ملت بیضا سرانجام یابد.....

وثبوت ظاہر نمود استشہاد معتبر و تقریر مدلائل و براہین نمیتوان انفصال داد بنا برآن حسب الاستدعائے حکم ارفع مقرر می شود و حکم والاشرف نفاذ می یابد کہ باتفاق ارباب شرع حق لمن لہ الحق رسانند وصورت قطع و فصل قضایا بحضور انور معروض دارند و بیامن نیت مطہر و ذات اطہر مفسدانے کہ از مدت العمر تا حال ہوائے شورش و مردم آزاری و تاخت و باخت کارے و شعارے نداشتند در عہد حضرت خلد مکاں عالمگیر بادشاہ چہا تر ودائے کہ از افواج بادشاہی در دفع فساد آنہا نمی شد و ہیچ وجہ صورت نمی بست بمجرد خبر زینت بخشیدن تخت فرخندہ بخت بفر قدوم میمنت لزوم ترس تابش تیغ عدو گداز نمودہ چندے رجوع بہ بندگی آوردند و عفو تقصیرات گردانیدہ گوئے سبقت از اقران و امثال ربودند و قلیلے کہ ہنوز فلاکت شامل حال آنہا است کوہ نشینی و زاویہ گیری اختیار کردہ چوں موش در مغارۂ کوہ و ہامون خزیدہ اند ان شاء اللہ تعالیٰ در معدود الایام کہ خاطر مبارک از بعضی کارہا جمع شود ملک قلمرو کہ مسافت طول و عرض سالہا دارد.......... از آں اجل گرفتہ ہا صاف و صفا خواہد شد آمین رب العالمین۔

نہضت رایات بطرف اجمیر

حضرت بدولت و اقبال عدو مال ہژدہم شعبان سنہ احد جلوس والا بعزم طواف درگاہ حضرت شیخ معین الدین چشتی قدس سرہ بہ اجمیر کوچ فرمودند در اثنائے راہ قلعہ امیر بنظر افتاد و مخالفت جے سنگہ پسر بشن سنگہ ولد کشن سنگہ ابن رام سنگہ بن مرزا راجہ جے سنگہ کچھواہہ کہ ہمراہ محمد اعظم رو بجنگ آوردہ بود بخاطر مبارک گزشت و حکم والاشرف نفاذ یافت کہ چندروز ضبط در سرکار باشد بعد از آں اگر آثار فدویت از جے سنگہ مذکور ہویدا خواہد شد باو والا بدوم برادرش کہ بجے سنگہ نام دارد و در ینولا بخطاب مرزا راجہ سرفرازی یافتہ است عنایت میتواں فرمود چنانچہ سید حسین خاں از سادات بارہ را بہ قلعداری و فوجداری آنجا مقرر فرمودہ در آنجا گذاشتند و متوجہ حضرت اجمیر شدند۔ چوں نزدیک اجمیر رسیدند مخالفت راٹھوران بعرض اقدس رسید یرلیغ مطاعہ صادر شد کہ داخل شدن اجمیر موقوف کردہ سراوقات جاہ و جلال طرف جودہ پور برافراشتہ شود حسب الحکم والا کارپردازان سرکار معلی بعمل آوردند و بہ چند کوچ پیشکش کردہ جودہ پور افواج بحر امواج فرود آمدند.......... مہاراجہ جسونت سنگہ و درگاداس پیشکار غنی...... عرف نعیم خاں سعادت ملازمت دریافت قلعہ جودھپور.......... سپردند والا نمود و حضرت قدر قدرت از ہمانجا معاودت فرمودہ بحضرت اجمیر تشریف آوردند و چہار روز در آنجا مقام نمودہ بعد از زیارت درگاہ قدوۃ السالکین شیخ معین الدین چشتی میخواستند کہ شاہجہان آباد را بفر قدوم ہمایوں زینت بخشید درین ضمن خبر رسید کہ محمد کام بخش برخلاف وصیت حضرت خلد مکاں قبلۂ گلبرگہ رفتہ دست بغاوت کشادہ و تالان بعد

به حیدرآباد نهضت نموده به تقاضای صغر سن خیال خام و محال مصمم کرده است که جمعیت پادشاهانه برین اقتضا کرده که به دکن تشریف آورده اگر او از نصیحت و وعظ گوش شنوا بهم رساند و به قانع بدار الظفر شود به عنایت پادشاهانه سرفراز کرده بعد ضبط و تسخیر ملک دکن که به شش صوبه تقسیم یافته و در هر صوبه حکام تاجدار تخت نشین بوده عنان عزیمت به صوب هندوستان بهشت نشان معطوف خواهد شد. چون سعادت رهبر وقت و حال کثیر الاختلال او نشد و از راه جنون جان نثار خان عرف رستم دل خان نواسه خان زمان پسر اعظم خان که صوبه داری حیدرآباد داشت و سیف الله خان وغیره .... عرف میر علی بیگ وغیره نوکران خود را ناحق کشته و این معنی به عرض مقدس رسید لاچار متوجه عبور دریای نربدا شدند و جی سنگه و درگاداس راتهور از راه ناعاقبت اندیشی رو به گریز نهاده به عقب لشکر فیروزی آمدند از آنجا که خاطر مبارک متوجه رفع فساد محمد کام بخش بود اصلا گرفتن راجپوتان جهالت شعار به خاطر راه نداده کوچ در کوچ به تاریخ ...... عبور دریای نمودند.

به تاریخ ...... داخل برهانپور شدند و بلا توقف از آنجا در عین بارش و باران کوچ فرموده به راه ملکاپور ملک چاندا معموره صوبه برار شد پایین ناندیر عبور دریای گنگ فرمودند و از آنجا به تحمل و تحمل بر آبهای که گاه و دانه در ایام گرانی که از چند سال در دکن است به تاریخ ...... داخل ظفرآباد محمدآباد و بیدر تشریف ارزانی فرمودند. و داود خان صوبه دار ملک کرناتک و حیدرآباد بست و چهارم رمضان سنه دو از جلوس والا شرف اندوز ملازمت والا گشت و لشکر معلی کوچ بکوچ غره ذیقعده سنه دو حوالی حیدرآباد به فاصله چهار کروه مخیم سرادقات جاه و جلال شد.

فیروزی یافتن بر محمد کام بخش

غره ذیقعده سنه دو از جلوس والا لوای جهانکشا به فاصله چهار کروه از بلده حیدرآباد بر افراشته شد و شاهزاده والا تبار و شاهزاده های عالیمقدار و امرای نامدار و توپخانه آتش بار حکم قضا شیم صادر گشت که گرد لشکر ظفر پیکر مورچال مقرر نموده با افواج خود روز و شب خبردار باشند و روز دوم بر تیغ جهان ستان شرف نفاذ یافت که پیش از طلوع آفتاب شاهزاده جهان و جهانیان شاه رفیع الشان بهادر و جمدة الملک مدار المهام خانخانان بهادر ظفر جنگ و امیر الامرا ذوالفقار خان بهادر نصرت جنگ و داود خان پنی و حمید الدین خان و اسلام خان داروغه توپخانه رفته آن بی خبر رجعت یافته را خبردار سازند و اگر او رو به مقابله آرد چنان به جنگ پیش آیند که او گشته نشود و زنده به حضور برسد. و پادشاهزاده عالم و عالمیان جهان شاه بهادر بیرون لشکر با افواج متعینه بر آمده مستعد باشند. چنانچه صبح سوم شهر مذبور افواج بحر امواج بسر کردگی پادشاهزاده والا مرتبت و نوئینان صاحب همت حسب الحکم قضا امضا از هر طرف

در آمده قبول نموده و آں اجل گرفته با معدودے از پیاده و سوار در هودج فیل همچنیں محی السنت و غیره سه پهر بر یک
فیل و یک عماری و زنانه سواری با استقلال تمام سوار شده چند توپ و بندوق سرداد - و مراتب تیراندازی
از حد گزرانید - چوں عدول حکمِ پدر بزرگوار و روگردانی از جناب برادر کلاں که بجائے پدر باشد و عذاب سادات
کشی ساری حال او شد زخمی از میدان وا و گیر دستگیر داؤد خاں گردید - و حضرت قدر قدرت که دیوان عام فرمود
با بادشاهزاده جهاندار شاه بهادر و عظیم الشان بهادر نشسته بودند قراولان و هرکارها آمده مبارک باد بعرض رسانیدند
حضرت از راه تفضل که خاصه جناب قدسی است بتاکید فرمودند که زود با حتیاط بیارند و او را آب از دست ندهند -
چنانچه وقت چهار گهڑی روز آخر بادشاهزاده رفیع الشان بهادر و جهاں شاه بهادر و جمدة الملک مدار المهام امیر الامرا
و غیره هر سه افیال یکے از بابت سواری محمد کام بخش و دوم بابت سواری هر سه پسرانش و سوم سواری زنانه را
پیش گرفته داخل جالی دولتخانه مبارک شدند و موافق حکم اشرف اعلیٰ حواله دربار خاں خاطر نموده تسلیمات مبارکباد
و فتح بجا آوردند - دربار خاں محمد کام بخش را در خیمه عدالت العالیه فرود آورده و مشار الیه وقتی که بر سر فرش عدالت العالیه
بدربار خاں پرسید که قبله کدام طرف است خان مذبور بدست راست اظهار کرده ایشاں طرف قبله سر نهاده پا دراز کردند
و وقت شب حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی با هر چهار بادشاهزاده و جمدة الملک امیر الامرا و حمید الدین خان
و دیگر امرا و والا شاهی بخیمه عدالت تشریف آورده احوال پرسی و مرهم پاشی و تردد دوخت جراحات فرمودند و سر
محمد کام بخش را بر زانوے مبارک گرفته خون زخمها را بدست مبارک پاک میکردند - و در چنیں وقت محمد کام بخش شاه
عظیم الشان بهادر گفت که یک چیز .... و هیچ ندارم که پیشکش کنم شما عرض بکنید که دو جلد مصحف ......
که خود سلطان آفریں گفته صحیح کرده ام آنرا پیشکش میکنم و امید اجابت دارم - حضرت از راه ترحم فرمودند که قبول کردیم
و ما هر چند بشما نوشتیم سود نکرد و الا شما را بچنیں حال چرا میدیدیم الحال هم لطف ما را در حق خود بیش از بیش تصور
نمائید و فوج با شما چه قدر بود موصی الیه عرض کرد که یکصد سوار - حضرت فرمود که یکهزار سوار می شنیدیم معزالیه التماس
نمود که اگر ایں قدر می بودند حسب اراده خود را میرسانیدم و الحمد لله آنچه آرزو داشتم یافتم میخواستم که از خاک تخت
بر سم خدا تعالی همچناں کرد که ما را بر زانوے مبارک که زیب و فخر تخت و دیهیم است رسانید و نامرداں چنداں که هستند
با میرکه خواهند بود بکار نخواهند آمد - حضرت از چنیں حرف و حکایت آب دیده شده فرمودند که آں جماعت را دیگر
نوکر کرده نخواهد شد - محمد کام بخش همیں قدر گفت و غش کرده حضرت بدولت اقبال از آنجا برخاسته در محل تشریف
فرمودند و کام بخش همان شب از درد شانزده زخم تیر و بندوق که داشت ودیعت حیات سپرد و یک پسرش هم فوت نمودند که او
نیز که مجروح بود رفاقتش نمودند - نه شاه و گدا و نه ملک و نه مال

بادشاه رحلت تا سه روز نوبت ننواختند ...... تکفین بانجام رسانیدند. روز چهارم دیوان عام نموده مردم
نذر و پیشکش گزرانیده از عهدها منظور شده برد ..... جملة الملک مدار المهام بخطاب معظم خان خانخانان بهادر
ظفر جنگ و قادر پنجاه لک درم اضافه و در انعام و امیر الامراء ذوالفقار خاں بهادر نصرت جنگ بخطاب سپه سر
دار و اضافه یک کرور درم انعام و داؤد خاں باضافه هزاری ذات یکهزار سوار و دیگراں که مصدر تردد شده بودند
باضافه منصب و خلعت و خان زمان عرف منعم خان بخشی سوم بخطاب مهابت خاں بهادر و خطاب خاں زمانی به
خانه زاد خان پسر دوم جملة الملک سرفراز گشت و یکهفته نوبت جشن بلند آوازه گردید و مراجعت لشکر فتح رهبر بسوی [illegible]
بهشت نشان مقرر شد چنانچه غره ذیحجه سنه ۳ از جلوس والا حضرت بدولت و اقبال با فتح و فیروزی بعزم هندوستان
کوچ از حیدرآباد که درینولا خطاب فرخنده بنیاد یافته است فرمودند عواقب امور بخیر باد۔

بتاریخ غره ربیع الثانی سنه ۳ محمد شاهی روز پنجشنبه باتمام رسید نسخه تواریخ منتخب تصنیف مهته جگجیون داس
گوجر هرکاره بادشاهی [1]

ضمیمہ

سبب تصنیف کتاب

”بخاطر ناقص این خوشه چین خرمن سخنوری گذشت که اکثر اهل دانش تاریخ بادشاهان هر دیار را علیحده علیحده بطول کلام نگاشته اند اما جامع تواریخ که مشعر بر احوال بادشاهان دهلی و گجرات و غزنین و سنده و بنگاله و جونپور وغیره ملک شرقیه و حکام ملتان و دکن که بهمنیه و عادلشاهیه و قطب الملکیه و نظام شاهیه و عماد شاهیه و فاروقیه جدا جدا حکومت کرده اند بعبارت موجز کسی ننوشته لهذا بقدر حوصله از تواریخ معتبر و استنباط نموده بسلیقه داشت بقلم اختصار نگاشت اگر منظور نظر صاحب نظران گردد زهی سعادت است“

مؤلف نے ابتدا میں خاندان مغلیہ کا سلسلہ امیر تیمور سے بہادر شاہ اول تک دیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ محمود غزنوی کے حملے قیام حکومت کے لئے نہ تھے قیام حکومت سلطان معز الدین محمد سام سے ہوئی اس کے بعد خاندان غلامان کا مختصر حال دیا ہے۔

ذکر دیگر سلطانه رضیه بنت شمس الدین سه سال و شش ماه و شش روز فرمان روائی نمود. می گویند که سلطانه رضیه بصورت زن و بسیرت مرد بود. قبا در بر و کلاه بر سر گذاشته و امور سلطنت را بآئین نیک سر انجام می داد. لاکن اعیان ملک بسبب تقرب جمال الدین یاقوت حبشی میر آخور که وقت سواری سلطانه رضیه را دست زیر بغل میداد گران خاطر شده حبشی مذکور را کشته سلطانه رضیه را قید کرده بقلعه بتهنده فرستادند و معز الدین بهرام شاه را بسلطنت برداشتند. ملک التونیه حاکم بتهنده رضیه را در عقد نکاح خود آورده خود با رضیه جماعت گکهران و دیگر زمینداران دو مرتبه لشکر بدهلی کشید شکست یافت آخر الامر رضیه در هزیمت در دم از دست زمینداران بقتل رسید و رفع فساد شد۔

(۱) قلمی نسخہ کی تقطیع ½۱۰ انچ × ۶ ہے صفحہ میں ۱۳ سطریں ہیں کل کتاب کا حجم ۶۰ ورق یعنی ۱۲۰ صفحوں پر مشتمل ہے

خاندان غلامان کا کل حال ۶ صفحے میں ہے۔ اسی طرح خاندان خلجی کا ۲ صفحے میں خاندان تغلق کا ۵ صفحے خاندان سادات ۱ صفحے میں ختم کر دیا گیا ہے۔ خاندان لودی ۱ صفحے میں خاندان سوری کا تذکرہ صرف ایک صفحہ میں ہے۔

نمونہ: بعد ذکر شیر شاہ "فرید خان خود را شیر شاہ قرار دادہ در سنہ سبع و اربعین و تسعمایہ بر تخت دہلی نشست۔ در سنہ خمسین و تسعمایہ در محاصرہ کالنجر از انقلاب حقہ باروت سوختہ رخت زندگی بست۔ در مدت حکومت ملک را از اہل بغی و عناد پاک کردہ بعرصہ پنج سال بند و بست جہانداری و لشکر کشی و عدالت نیکو بداشت و ساختن سرای ها و راہ ها از وی یادگار است۔ مدت حکومت شش سال۔" (خاندان مغلیہ کے بیان میں امیر تیمور کے حملہ کا اس طرح ذکر کیا ہے)

نمونہ: حملہ امیر تیمور "ہفتم جمادی الاول محمود شاہ و ملو اقبال خان بکصد و بست فیل بسلاح آراستہ بجنگ در میدان فیروز آباد صف آراستہ کردند۔ پیش تیر بہادران یک لمحہ العین گریختند و مردم چنتہ تا دروازہ تعاقب نمودہ بخار خوض خاص فرود آمدند و کابر و اشراف دہلی امان خواستہ ملازمت رسیدند۔ حضرت شاہ نزدہم ماہ مذکور در مسجد جامع دہلی کہ سلطان محمد از سنگ تراشیدہ احداث نمودہ است خطبہ بلند آوازہ گردانیدہ و پنج روز جشن نمودند بعد از آں مراجعت بہ سمرقند کردند۔"

۲۰ صفحے سے اورنگ زیب تک کل شاہان مغلیہ کا حال ہے اور ۷ صفحات میں بہادر شاہ اول کا، جو پہلے نقل ہو چکا ہے، خاندان بہمنی کا حال ۹ صفحے پر مشتمل ہے۔

نمونہ: سلطان محمد شاہ بہمنی۔ "سلطان علاؤ الدین مردے در شجاعت و شکوہ و بذل و ترویج دین بہتر از پدر بود متروکہ پدر را بالتمام بہ والدہ خود دادہ بہ سفر حج فرستاد و خود یک تنکہ از آں متصرف نشد و جنگ ہا با راجہ و رایاں بیجانگر و تلنگ و ممالک ابا کردہ و فتح یافتہ حکومت را باستقلال تمام ہفدہ سال نمود و در اواخر سنہ ست و ستین و تسعمایہ جاں را بہ جاں آفریں پیشکش کرد۔"

سلاطین بیجاپور کا ذکر ۶ صفحے میں ہے اور سلاطین احمد نگر کا ۹ صفحے میں گولکنڈہ کے بادشاہوں کا حال صرف ۲ صفحے میں لکھا گیا ہے۔

نمونہ: "سلطان ابو الحسن مرد بیگانہ از کار ہا و از قوم مغل بعد مردن عبد اللہ قطب الملک دختر او را در عقد نکاح آوردہ بحکومت آں ملک رسید سوائے ہنگام رقص و سرود و عیش و عشرت کارے نداشت و سید مظفر کہ میر جملہ آن وقت بود او را مرحوم مسموم نمودہ کشتہ و مادنا و اکنا زنار داران دکھنی کہ پیکار رہبر حیلہ بودند۔ ملک بہ کام خود دیدہ۔ فاعل و مختار شدند بحکمت آنہا در سنہ تسعین و الف ابو الحسن بقید بادشاہ عالمگیر آمد و ملک و قلعہ گولکنڈہ داخل ممالک محروسہ شد۔ الحمد للہ والمنۃ۔"

بعد از آں سلاطین برار کا حال ۲ صفحے میں ہے اسی طرح خاندان فاروقیہ کا ۴ صفحے میں اسی طرح سلاطین گجرات کا ذکر ۹ صفحے میں ہے اور حکام مالوہ کا ۱۰ صفحے میں پھر شاہان بنگالہ کا حال ۵ صفحے میں بیان کیا گیا ہے اور حکام سندھ کا ذکر صرف ۱ صفحے میں ہے اور شاہان ملتان کا ۱ صفحہ میں ختم کر دیا گیا ہے شاہان کشمیر کے ۔

مضمون ہذا

پہلے رسالۂ "تجلی" حیدرآباد میں شائع ہوکر دوبارہ کتاب کی
صورت میں شائع ہوا

شمس الاسلام پریس
چھتہ بازار